125886 ـ اگر كسى كا ماضى خراب ہو اور اس نے توبہ كر لى تو كيا رشتہ قبول كر ليا جائے ؟

سوال

ميرے ليے ايك شخص كا رشتہ آيا جو پہلے شادى شدہ ہے اور اس كى ايك بيٹى بھى ہے، مجھے اس كى شادى پر اعتراض نہيں، ليكن اس نے وضاحت كى ہے كہ اس نے اس غير ملكى عورت سے شادى اس ليے كى تا كہ اسے فوج سے نكال ديا جائے كيونكہ فوجى آفيسر حضرات كے ليے كسى غير ملكى عورت سے شادى كرنا منع ہے، اور بطور سزا فوج سے نكال ديا جاتا ہے.

اس شخص نے ميرے گھر والوں كو بتايا كہ گرميوں كى چھٹيوں ميں اس كا ايك روسى لڑكى سے تعارف ہوا تو اس نے اس لڑكى سے صرف اس مقصد كے ليے شادى كى كہ فوج سے نكال ديا جاؤں اس شادى كے نتيجہ ميں ايك بچى بھى پيدا ہوئى، ليكن روسى ماں نے بچى اپنے پاس ركھ لى اور اس شخص كى كلام كے مطابق وہ بچى كو لے كر اپنے ملك چلى گئى ہے اب وہ بچى پانچ برس كى ہو چكى ہے ليكن وہ اس سے رابطہ نہيں كر سكا.

ميرا سوال يہ ہے كہ: اس نے جو كچھ كيا اس كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے ؟

اور شريعت اسلاميہ اس كے متعلق كيا رائے ركھتى ہے ؟

ايك بار پھر ميں يہى كہتى ہوں كہ ميرا پہلى شادى پر كوئى اعتراض نہيں اور نہ ہى مجھے اس عورت كى شہريت پر كوئى اعتراض ہے ليكن اس نے جس مقصد سے شادى كى تھى مجھے وہ پريشان كر رہا ہے.

كيا ميں اس شخص پر اعتماد كر لوں يا پھر اس سے كس چيز كى توقع ركھوں كہ اس نے فوج سے نكلنے كے مقصد كو سامنے ركھ كر شادى كر كے ايك گھر بنانے جيسے معاملہ كو بہت ہى آسان سمجھا حالانكہ اس كے گھر والے بھى اس پر موافق نہ تھے ؟

اور جب وہ اپنے خون اور بچى كو ايك غير مسلم ماں كے ساتھ چھوڑ سكتا ہے جو اس سے دور رہ كر غير اسلامى تربيت پا رہى ہے تو پھر اگر ميں اس شخص سے شادى پر راضى ہو جاتى ہوں توم يرے ليے كيا كچھ ہونا ممكن نہيں ؟

وہ كہتا ہے كہ اپنے فعل پر نادم ہوں ليكن آپ بتائيں كہ اس كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے ؟

ميں كيسے تسليم كر لوں كہ وہ اپنى بات ميں سچا ہے، كيونكہ ہر انسان غلطى كر سكتا ہے، ليكن ميں حيران و پريشان ہوں الحمد للہ ميں نے استخارہ بھى كيا ہے ميں مطمئن ہوں كہ كسى كى غلطى كى بنا پر اس كى ندامت كے بعد اس پر غلط ہونے كا حكم لگايا صحيح نہيں.

يہ شخص نمازيں بھى ترك كرتا تھا، اور شراب نوشى بھى كرتا تھا، ليكن اب وہ كہتا ہے كہ يہ مرحلہ ختم ہو جاتا ہے

بالكل اسی طرح جيسے كہا جاتا ہے كہ يہ جوانی كا طيش تھا، وہ اپنے كيے پر نادم ہے، اور بالفعل اس رمضان المبارك ميں نماز تراويح كا خيال ركھتا رہا اور قيام الليل كے ساتھ ساتھ قرآن مجيد بھی ختم كيا، اور اسی طرح كئی ماہ قبل عمرہ بھی ادا كرنے گيا اور اب حج كرنے كا ارادہ ركھتا ہے.

يہ سب كچھ اس كی دليل ہے كہ وہ اپنا ماضی بھولنا چاہتا ہے، اور ايك نئی زندگی شروع كرنا چاہتا ہے، ليكن ميرے خاندان اور گھر والوں ميں سے كچھ تو رائے ركھتے ہيں كہ اسے ايك موقع اور فرصت دينی چاہيے، كيونكہ ہر انسان اپنی زندگی ميں غلطی كر سكتا ہے اور اس كے ليے نئی زندگی شروع كرنے ميں كوئی مانع نہيں.

ليكن كچھ خاندان اس رشتہ كو بڑی شدت كے ساتھ رد كرتے ہيں ان كا كہنا ہے كہ اگر وہ اپنی بيٹی كو اپنے سے دور كسی دوسرے دين ميں پرورش پانے اور تربيت حاصل كرنے كے ليے چھوڑ سكتا ہے، اور اس نے اسے واپس لانے كی كوئی كوشش نہيں كی، خاص كر جب بيٹی روس ميں پيدا ہوئی ہے اور اس كی ماں نے اس كے باپ كا نام بھی نہيں ديا، چاہے سركاری طور پروہ باپ كی طرف منسوب نہيں، ليكن اللہ كے ہاں تو وہ اس كی بيٹی ہے اور اس شخص كو اس كے بارہ ميں جواب دينا ہے.

اسی طرح وہ مجھے يہ بھی كہتے ہيں كہ اگر اللہ نے مجھے اولاد دی تو ميں اس غير مسلم لڑكی كو اپنی اولاد كی بہن كيسے تسليم كرونگی ؟

اور ميں اسے كيسے قبول كر سكتی ہوں جسے اپنی عزت كا بھی خيال نہيں، ميں اب بھی استخارہ كر رہی ہوں مجھے كچھ سجھائی نہيں دے رہا كہ كيا كروں، آيا ميں اس شخص كے دين پر راضی ہو جاؤں، يا كہ جيسا كہ ميرے كچھ گھر والے كہتے ہيں كہ اس كا كوئی دين نہيں كيونكہ اس نے اپنی بيٹی اور عزت چھوڑ دی ہے ؟

اور اگر وہ نئی زندگی شروع كرنا چاہتا ہے جو اللہ كے تقوی پر مبنی ہو تو كيا اس كا ماضی اس كے ليے ايك سياہ دھبہ بن جائيگی حالانكہ وہ ايك اچھے خاندان سے تعلق ركھتا ہے ؟

برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ ميں كوئی نصيحت كريں اور راہنمائی ديں ميں محسوس كرتی ہوں كہ ميں ضائع ہو رہی ہوں اور معاملات كو كنٹرول كرنے اور اس پر حكم لگانے كی استطاعت نہيں ركھتی.

ليكن ميں يہ بھی سوچتی ہوں كہ ميں ايسا نہيں كر سكتی اور يہ رسك ہے، ميں اپنی زندگی اللہ كے تقوی پر قائم كرنا چاہتی ہوں، جس ميں ماضی كا كوئی گند شامل نہ ہو، اللہ وحدہ لاشريك ہی جانتا ہے كہ يہ شخص ميرے ليے مناسب ہی يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ شخص جس کا رشتہ آیا ہے اس وقت دین و اخلاق والا ہے، تو اس رشتہ سے انکار نہیں کرنا چاہیے، اور پھر صرف اس لیے رشتہ نہ کیا جائے کہ اس شخص کا ماضی گناہوں سے اٹا ہوا تھا، حالانکہ وہ ان گناہوں نے توبہ کر چکا ہے، اور اپنے ماضی پر نادم ہے.

اس طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرنے، اور برا گمان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کتنے ہی گنہگاروں کو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہدایت دی اور اسے توفیق دے کر اسے عزت سے نوازا اور خیر و بھلائی کے راستے آسان کر دے.

حالانکہ وہ گندگی و شر کی اتھاہ گھرائیوں میں گرا ہوا تھا، بیٹی کو حاصل نہ کر سکنے کی بنا پر اسے چھوڑنے کا یہ معنی نہیں کہ اللہ اسے ہدایت دے دے تو وہ اپنی بیوی اور اولاد کو بھی چھوڑ دےگا.

اس لیے اس مسئلہ میں دیکھا یہ جائیگا کہ اب اور اس وقت اس کی حالت کیا ہے، اگر تو وہ نیک و صالح ہے تو پھر رشتہ سے انکار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ چیز حدیث کے خلاف ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں وسیع و عریض فتنہ بپا ہوجائیگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

لیکن اس کے نیک و صالح ہونے کے لیے اس کا خود کہنا کہ وہ صالح اور نیک ہے اور نماز روزہ کی پابندی کرتا ہے، یا عمرہ کیا اور حج کرنا چاہتا ہے، بلکہ اس کے لیے اس کے دوست و احباب اور پڑوسیوں اور مسجد کے امام وغیرہ سے اس کے متعلق دریافت کیا جائیگا، جو اس کے معاملات کا علم رکھتے ہیں.

آپ کے گھر والوں میں سے اس رشتہ پر اعتراض کرنے والوں کو کم از کم اس کے بارہ میں شک کرنے کا حق حاصل ہے اس لیے اس رشتہ کو قبول کرنے میں جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیے، بلکہ اس کی استقامت اور صالح ہونا واضح ہو جائے تو ٹھیک، اور اگر آپ کو اس کے متعلق کوئی شک ہو یا تردد ہو جائے تو پھر بچنا اور اجتناب کرنا ہی بہتر ہے.

مزید تفصیلات کے لیے سوال نمبر (5202) اور (105728) کے جوابات کا مطالعہ کریں، ان میں خاوند میں پائی جانی ضروری صفات اور منگیتر کے حالات معلوم کرنے کے وسائل بیان کیے گئے ہیں.

اسى طرح سوال نمبر (97240) كے جواب كا مطالعہ بھى كريں، اس ميں ہم نے خراب ماضى والے شخص كے رشتہ كو قبول كرنے كے بارہ ميں چند ايك نصيحتيں اور راہنمائى بيان كى ہيں اس ميں بيان كيا گيا ہے كہ:

" ليكن آپ كے اختيار كا حكم اس طرح كہ آپ كے ليے اس كا دين اور اخلاق واضح ہوا ہے اس كے مطابق حكم ہوگا، كيونكہ اس نے آپ كا خاوند بننا ہے، آيا اس ميں يہ صلاحيت ہے كہ وہ آپ كے دين اور عزت كى حفاظت كر سكےگا.

آيا آپ اس كے ساتھ رہتے ہوئے اپنى عزت اور اپنے دين كو محفوظ ركھ سكيں گى، يہ اس كے مطابق ہى ہے جو ہم آپ كے ليے پہلے بيان كر چكے ہيں، يہ نہيں كہ اللہ تعالى اسے آپ كے ہاتھوں ہدايت دے، كيونكہ مرد كى اپنى بيوى پر تاثير اور اثراندازى زيادہ ہوتى ہے، ليكن عورت بہت كم اپنے خاوند پر اثرانداز ہوتى ہے.

اور خاص كر ہدايت و ا ستقامت كے اعتبار سے، اگر آپ اس كى بہت حالت پر مطمئن نہيں اور اس كى سچى توبہ سے مطئمن نہيں تو پھر اس حالت ميں ہم آپ كو اسے اپنا شريك حيات بنانے كى نصيحت نہيں كرتے.

آپ كے گھر والوں كو اس آدمى كے حالات جاننے اور معلوم كرنے كى كوشش كرنى چاہيے، اور ان معلومات كى بنا پر آپ اپنا كوئى آخرى فيصلہ كريں، اور اس كے ساتھ ساتھ استخارہ كرنا مت بھوليں، كہ اللہ آپ كو صحيح راہ كى توفيق دے.

اللہ سبحانہ و تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو نيك و صالح خاوند اور اولاد نصيب فرمائے.

واللہ اعلم .